دیگر مرثیہ مفردہ

اے باد صبا آج وہ سلطان کہان ہے
اُس بنت نبی فاطمہ کا جان کہان ہے

مدفون ہوا جس جا پہ وہ شاہنشہ مظلوم
بتلا تجھے وہ گور غریبان کہان ہے

فردوس کو بھی فخر تھا جسکے دو بہا مین
اُس باغ نبی کا گل ریحان کہان ہے

گذرا ہے جو کچھ آل پہ وہ آنکھ سے دیکھے
اب آچکے دن صاحب قرآن کہان ہے

جس کا کہ ہوا لخت جگر ذبح پیاسا
وہ ساقی کوثر شہ مردان کہان ہے

پانی بھی روا شامیون نے جس پہ نہ رکھا
کربل کے بیابان کا وہ مہمان کہان ہے

یان پیاس کے ہاتھونسے ہوا گنج شہیدان
بے آبی کا دنیا مین یہ طوفان کہان ہے

جمشید سے تھے جسکے غلامان ہزارون
بتلا تو مجھے وہ شہ شاہان کہان ہے

اک نیزہ پہ آیا ہے یہ خورشید قیامت
برچھی پہ سر شاہ نمایان کہان ہے

جس سر کو لیے جاتے ہین نیزہ پہ لعینان
اُس سر کو بتا دو تن بیجان کہان ہے

آتا ہے شفق بیچ نظر دین کا خورشید
غرق اُسکا لہو مین تن عریان کہان ہے

جس بن دو جہان چشم خلائق مین ہے تاریک
ہیہات کہ وہ مہر درخشان کہان ہے

جس جا پہ ہوا قتل امام دو جہان آج
پوچھون ہون مین یہ تجھسے وہ میدان کہان ہے

جاتے ہین یتیم اُسکے گرفتار بہ زنجیر
یارو کہو والی یتیمان کہان ہے

جاری ہے لہو اُسکے یتیمونکے نین سے
پوچھے جو وہ یہ دیدہ گریان کہان ہے

روتے ہین سبھی اہل حرم آچکے دن ہائے
کہتے ہین ہمارا وہ نگہبان کہان ہے

کربل مین کہین جاکے کوئی ڈھونڈھو محبان
لوہو مین پڑا دین کا ارکان کہان ہے

لے دیو و پری جسکے لیے تا ملخ و مور
سر پیٹتے ہین اپنا وہ سلیمان کہان ہے

ہر چند کباب آتش غم سے ہے دل خلق
پر فاطمہ کا سا دل بریان کہان ہے

جسمین نہ بچا خویش نہ بھائی نہ بھتیجا تو
ایسا بجہان گنج شہیدان کہان ہے

چھوڑا نہ اُسے عمر تھی ششماہہ بھی جسکی
آفاق مین یہ ظلم کا طغیان کہان ہے

مان اُسکی یہی کہتی ہے سر پیٹ کے اپنا
اب جینے کا تجھ بن مجھے ارمان کہان ہے

ٹک بول مرے ساتھ کہ اس دلکو ہو تسکین
اے جان مری مین ترے قربان کہان ہے

راتون کے تئین چونک کے دودھا ای مرے دلبند
رو رو کے ترا مانگنا ہر آن کہاں ہے

ہے سرد تری دیہ بتا اے مری جانی
جو باعث گرمی تھی سو وہ جان کہاں ہے

تجکو نہ دیا تو نے جواب ایک بھی بارے
جتنا مین پکاری مرے نادان کہاں ہے

ٹک کھول تو منھ اپنا مری جان کہ دیکھون
سوراخ کدھر حلق کا پیکان کہاں ہے

مانند شب تار نظر آئے ہے مجکو
اے گھر کے مرے شمع شبستان کہاں ہے

بیماری جو کچھ ہو تو طبیبون سے مین پوچھون
تجھ بن مرے اس درد کا درمان کہاں ہے

ٹکڑے جو مرے دلکے بہین آنسوؤنکے ساتھ
تجھ غم مین ولے رونیکا سامان کہاں ہے

صغرا کو غرض روتی ہین جس طرح سے بانو
وہ چشمۂ کہسار مین جریان کہاں ہے

دلمین جو ترے داغ ہے اس غم ستی سودا
اُس داغ کی سی آتش سوزان کہاں ہے

یہ مرثیہ ایسا ہی کہا تو نے کہ جس سے
آمرزش حق کہتی ہے عصیان کہاں ہے

دیگر مرثیۂ مفردہ

اے قوم ٹک سنو تو بھلا ہاے ہای ہاے
خنجر گلے پہ کس کے چلا ہاے ہاے ہاے

جو دل ہے آج جگ مین سو ہے درد غم سے پُر
کسکا یہ گھر دیا ہے جلا ہاے ہاے ہاے

یہ بنت فاطمہ ہے کہ جن نے بجاے خاک
خون حسین منھ سے ملا ہاے ہاے ہاے

طعمہ کس کا ہووے وہ تن جس کا ایک عمر
رومال فاطمہ نے جھلا ہاے ہاے ہاے

جنگل مین کنکرون پہ وہ سویا پڑا ہے آج
جو گود مین نبی کے پلا ہاے ہاے ہاے

یہ ابن بوتراب ہے جس کا بغیر سر
پانی مین تن پڑا ہے رلا ہاے ہاے ہاے

بویا تھا فاطمہ نے جہان تخم صد امید
وہ کھیت کسطرح سے پھلا ہاے ہاے ہاے

پانی جنھین دیا نہ کسی نے جز آب تیغ
سو تشنگان کرب و بلا ہاے ہاے ہاے

بے آب و دانہ تھے جو کئی روز سے حرم
وے اُنکو خوان غم یہ ملا ہاے ہاے ہاے

کرتے تھے برگ و گل پہ رکھے سے جو پاؤن رو
ہر ایک خار اُنھین گلا ہاے ہاے ہاے

پوچھو تو آیاے فلک سے کوئی کہ مین
کس کے یہ گھر کے گھر کو دلا ہاے ہاے ہاے

کس کا ہے یہ عیال کہ بے محمل و جہاز
جاتا ہے اشترون پہ چلا ہاے ہاے ہاے

زنجیر اسکے پاؤن تو اُسکے گلے سے ہے طوق
یہ کون ہین اسیر بلا ہاے ہاے ہاے